نور افشاں

حقیقی ... تاہی

مطبوعہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ

نمبر

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ...

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ... ...

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ...

ایک شخص کے نام سے سات کاپیوں کے دام وصول ...

ایک کاپی مفت دیجائیگی :: ہر حالت میں قیمت پیشگی ...

ایڈیٹوریل

سنہ ۱۸۹۶ء

ہزار ہزار شکر پروردگار کا ہو کہ اخبار نور افشاں نے اپنے ۲۲ سال کی عمر کو بخیر و عافیت ختم کر کے اب ۲۳ ویں سال ... اپنا قدم رکھا ہے ... گذشتہ ...

مصیبتیں آئیں۔ سال کے شروع ہی میں جناب پادری ای پی نیوٹن صاحب منیجر و اڈیٹر کو ولایت جانا پڑا اور اس ہی وقت جناب پادری حسن علی صاحب مرحوم نے جو کئی سال تک اس اخبار کے سب اڈیٹر کے ممتاز عہدے پر رہے اپنی بیوی صاحبہ کی وفات اور ضعیف عمری کے باعث اپنا تعلق قطع کرنا پڑا اور اگرچہ اس عہدہ سب اڈیٹری پر کوئی صاحب بوجوہات چند مستقل طور پر مقرر نہ ہوئے مگر تاہم باوجود ان تمام دقتوں کے پادری ای۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب منیجر و اڈیٹر حال کی جانفشانی اور ... لایق اور محنت کش نامہ نگاروں کی امداد کا یہہ نتیجہ یہہ اخبار سابق دستور پر اپنا کام ہمت و استقلال ... رہا بلکہ مزید براں اہل ملک کی قدردانی کے باعث اشاعت میں آگے کی نسبت ترقی ہوئی ... ناظرین کو خبر دیتے ہیں کہ سال شروع ہے ... کے ... پادری ... در ...



یہہ خفیف رقم ہو اور اُمید ہو کہ جلد پوری ہو جاویگی علاوہ اس کے قریب صـلـ روپیہ دروازوں اور کھڑکیوں کے روشندان اور صما یا سما روپیہ اسباب کے لئے ضرور ہو۔ جس کے واسطے میں حاضرین صاحبان کی خدمت میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ ہماری کچھ مدد کریں +

یہاں میں منجانب کلیسیا لودہیانہ مشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُن کی سفارش پر بورڈ نے اراضی جہاں مکان تعمیر ہوا ۱۵۰ فٹ طول اور ۱۰۰ فٹ ارض کُل ۱۵۰۰۰ فٹ مربع عنایت کی اور یہہ گرجہ پہلا گرجہ گھر ہو جو لوگوں نے تعمیر کیا اور جو لاہور پریسبیٹیری کے متعلق ہو +

ڈیوڈ عبداللہ۔ قسیس جالندہر چرچ

اس کیفیت کے سنانے کے بعد کُل جماعت نے خداوند کی حمد و ثنا میں ایک گیت گایا جس کا مضمون یہہ تھا کہ میری روح خداوند کی بارگاہوں کے لئے آرزومند بلکہ گداز ہوتی ہو۔ زبور ۸۴: ۲ - پھر ڈاکٹر پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب نے دُعا مانگی - اس کے بعد ایک اور گیت اس مضمون کا کہ ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اس لئے کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت رکھی"۔ (۱ یوحنا ۴: ۱۹) گایا گیا - پھر پادری۔ ایچ سی ویلی صاحب نے بائبل میں سے ۱ سلاطین ۸: ۲۲-۲۶ اور زبور ۲۴: ۷-۱۰ مقامات پڑھکر تمام جماعت کو سُنائے جس کے بعد پادری کے۔ سی۔ چڑجی صاحب نے مرقس ۱۳: ۳۳-۳۷ آیات پر ایک پُر تاثیر اور پریکٹیکل وعظ دیا جس کا خلاصہ ہم ناظرین نورافشاں کی خاطر ذیل میں درج کرتے ہیں۔ شروع وعظ میں بطور تمہید بیان کیا کہ ۴۳ برس گذرے ہیں کہ پہلے پہل میری ملاقات پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم سے ہوئی - وہ جالندہر کے پہلے مشنری تھے اور اُن کا ازحد اشتیاق تھا کہ خدا کے گھر یعنے کلیسیا کی بنیاد اس شہر میں ڈالی جاوے - چنانچہ اُن کی زندگی بھر یہی کوشش رہی کہ کلیسیا قایم ہو - اب وہ

موقعہ آگیا ہو کہ اس کلیسیا کی عبادتگاہ تیار ہوگئی ہو - کہا کہ صاحب مرحوم بڑی خوشی کے ساتھہ اس عبادت کو دیکھہ رہے ہونگے - بیان کیا کہ اس موقعہ کے لئے میں نے یہہ تمثیل پسند کی ہو جو انجیل مرقس ۱۳: ۳۴-۳۷ میں پائی جاتی ہو چنانچہ +

۱ - اس تمثیل سے ظاہر ہوتا ہو کہ کلیسیا جو دنیا پر ہو مسیح کا گھر یا مکان ہو - اس واسطے کہ اول وہ اس مکان کا بنیادی پتھر ہو - دیکھو ۱ قرنتھیوں ۳: ۱۱ "کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہو کوئی دوسری نیو ڈال نہیں سکتا وہ یسوع مسیح ہو"۔

دوم - وہ اس کا بنانے والا ہو - کیونکہ اس عمارت کا ہر ایک پتھر اُس ہی کے ہاتھہ سے رکھا گیا ہو اور مسیح نے خود اُسے اُٹھا کر اس نیو پر جڑا ہو +

سوم - کیونکہ اُس کے دوست اس گھر میں سکونت کرتے ہیں +

۲ - ۳۴ آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ مسیح ایک شخص کی مانند ہو جسنے ایک دور کا سفر کیا ہو اور کیوں؟ تاکہ وہ جاکر آسمان کو ہمارے قبضہ میں لاوے اور پھر اسواسطے کہ ہمارے لئے سفارش کرے اور اسواسطے بھی کہ ہمارے لئے مکان تیار کرے +

۳ پھر اس ہی آیت سے ظاہر ہو کہ تمام مسیح کے لوگ نوکر ہیں اور ہر ایک کو اُس کا کام دیا گیا ہو - (۱) تمام خادمانِ دین نوکر ہیں اور ہر ایک کو اُس کا کام سپرد ہو - دو طرح کے خدمتگذاروں کا ذکر پایا جاتا ہو - اول خانساماں - دوم دربان +

(۲) تمام مسیحی نوکر ہیں اور ہر ایک کو اُن کا کام سپرد ہو لکھا ہو کہ "اپنے نوکروں کو اختیار دیکر ہر ایک کو اُس کا کام دیا ہو" وہ جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں اُس کے نوکر ہیں۔

اول کام کرنے والے مسیحی بننا سیکھو۔

دوم - اپنا اپنا کام کرنا سیکھو۔

۴ - مسیح پھر آنے والا ہو پر ہم نہیں جانتے ہیں کہ کب آویگا" اس لئے جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آویگا شام کو یا آدھی رات کو یا مُرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو تا ایسا نہ ہو کہ اچانک آکے وہ تم کو سوتے پاوے" +

یہاں دو باتیں ظاہر ہیں - اوّل کہ مسیح پھر آنیوالا ہو دوم کہ مسیح اچانک آویگا - اُس کا اچانک آنا بائبل میں کئی تشبیہات سے ظاہر کیا گیا ہو +

(۱) اُس کا آنا جال سے تشبیہ دیا گیا ہو (۲) چور سے (۳) دُلہا سے جو اچانک آتا ہو - (۴) طوفان کے پانیوں سے (۵) آگ کی بارش سے جو سدوم پر گری اور (۶) یہاں پر اُس مالک مکان سے جو اچانک آتا ہو -

۵ - جاگتے رہو" اور جو کچھہ میں تم سے کہتا ہوں سب سے کہتا ہوں جاگتے رہو" آیت ۳۷ -

اول - خادمانِ دین کو جاگتے رہنا چاہئے +

دوم - تمام مسیحیوں کو جاگتے رہنا چاہئے +

اس وعظ کے بعد چندہ لیا گیا اور اُس موقعہ پر (؟) وصول ہوئے - اس رقم میں صـلـ کنور ہرنام سنگھ صاحب بہادر اہلووالیہ اور صـ کنور ہرنام سنگھ اہلووالیہ سی آئی ای کے عطیہ بھی شامل ہیں پھر ڈاکٹر ایف جے نیوٹن صاحب کا تیار کیا ہوا گیت گایا گیا جس کے بعد ڈاکٹر پادری جے - سی - آر - یونگ صاحب نے دعا مانگی - جس کی آخری درخواست یہہ تھی کہ ہم ایمان سے دعا کرتے ہیں کہ پادری گولک ناتھ صاحب مرحوم کے خاندان کے اور ممبر خداوند کی خدمت میں مخصوص کئے جائیں گے - پھر ایک اور گیت گایا گیا کہ وہ" یعنے خداوند مسیح خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہو - اور یہہ عبادت ماڈریٹر پریسبیٹیری کی جانب سے برکت کے کلمے سے ختم ہوئی +

عبادت کے بعد حاضرین جلسہ نے ریفرشمنٹ [illegible]

اور آپس کی میل و ملاقات اور دوستانہ گفتگو [illegible]

مضامین

منشورِ مسیح شاہ سلامت

(مندرجہ متی ۵: ۳۹) +

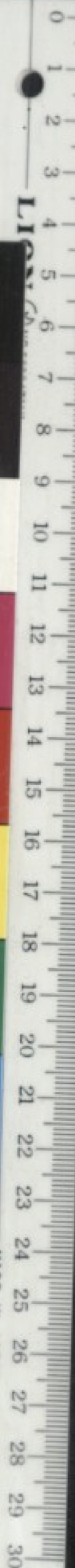
خداوند مسیح شاہ سلامت کا یہہ حکم سچے اخلاق کے ایک بڑے جزو یعنے برداشت کا سانچہ ہے جس کو اُس نے اپنی زندگی کے نمونہ پر ڈھالا تھا اور جو بدلا لینے والی طبیعت کی زبون بدصورتی کو اپنی شکل پر لاکر خوشنما کرنے والا ہے اور اسباب کا ایک ذریعہ ہے کہ ظالم اور مظلوم میں بھی یگانگت اور سچی محبت پیدا کرے۔ ڈنڈے سے سچی محبت پیدا نہیں ہوتی گو پنی اپنی غرض کے لئے بظاہر نظر آتی ہے۔ اور اِس لئے جو محبتانہ سلوک خودغرضی کی وجہ سے دکھلائے جاتے ہیں وہ محبت صادق نہیں ہے۔ (۱ قر ۱۳: ۵ و ۷) محبت صادق وہ ہے جو اس غرض سے ہو کہ انسان انسان ہے۔ کہ خدا سب کا باپ ہے اور بنی آدم سب بھائی ہیں اور اس لئے ایکدوسرے کے ساتھ خوش سلوکی کرنی فرض ہے +

نور افشاں مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء میں بھائی اندریاس خیرالدین صاحب اس حکم سے بہت گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہہ حکم ظلم کو روا رکھنے والا ہے اور نظام عالم کا سخت دشمن ہے اور کہ سوائے مسیح کے کبھی کسی اور سے ... پر عمل نہیں ہوا بلکہ عمل کرنا ناممکن بات ہے۔ میں اس حکم ... بیگانہ تاویل سے ذرا بھی اتفاق نہیں کرتا ہوں کیونکہ ... نو ریخی شکایت کہ کسی سے اس پر عمل نہیں ہوا اور ... درست بات ہے۔ دیکھو مسیحی کلیسیا میں عموماً ... پر عمل کرنے والوں کی نظیریں ملتی ہیں۔ اگر آپ اصرار کریں گے تو نام بنام پتہ دونگا بالفعل اس خاص وعام تعمیل کی بابت یہہ بیان کیا چاہتا ہوں کہ اس حکم کے موافق عمل کرنا ہمیشہ تعریف کے لایق سمجھا گیا ہے۔ دیکھو قرآن جیسی کتاب میں بھی اُس کی تعریف کی گئی ہے۔ سورہ نحل آیت ۱۲۷ "اگر بدلا دو تو بدلا دو اس قدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ بہتر ہے صبر والوں کو" اب اور قوموں میں اُس کے تذکرہ اور مسیح کے فرمان میں بڑا فرق ہے۔ اور قوموں میں یہہ حالت تھی کہ اگر کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ کوئی آدمی ایسی بہادری دکھلاتا تو لوگ متعجب ہوتے اور اُس کی تعریف کرتے تھے پر اُس کے موافق عمل کرنے کی پروا نہوتی تھی مگر مسیح خداوند کے فرمان نے اُس کو تعجب کے درجہ سے ہٹا کر ایک عام فرض کر دیا ہے حتی کہ جب عیسائی ایسا کرتے ہیں تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہوتی بلکہ ایک عام فرض سمجھا جاتا ہے +

(۲) میں نے بیان کیا کہ مسیحی کلیسیا میں اِس حکم کے موافق عموماً عمل ہوتا رہا ہے اور جنہوں نے اُس کی تبعیت کی نہ صرف اُس کی بلکہ اُس سے بڑھکر تکلیفوں کی برداشت کی جن کا آیات ۴۰ و ۴۱ اور ۴۴ میں حکم ہوا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ صرف مسیح نے اُس حکم کے موافق عمل کیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ اُس کے مومنین نے اس کی روح کی مدد سے مسیح سے بڑھکر اس حکم کی تعمیل کی ہے۔ دیکھو مسیح خداوند نہ صرف صبر کے ساتھ رحم کرنے والا تھا حتی کہ اُس نے اپنی جان فدیہ میں دے دی مگر ساتھ ہی اُس کو یہہ یقین تھا کہ میں قادر ہوں میری جان میرے اختیار میں ہے اور میں اُسے پھر لاؤں گا۔ اور وہ یہہ بھی جانتا تھا کہ دنیا کی عدالت میں ہی کرونگا اور بے ایمانوں کو اُن کے کاموں کے موافق بدلا دونگا۔ پس مسیح نے اگر اس قدر قدرت و اختیار اور علم رکھکر ہر طرح کی تکلیف کی برداشت کی کہ گالی کے عوض میں کسی کو گالی نہ دے اور مار کھا کے مارا نہیں مگر اُس کے مومنین کی حالت پر غور کرو تو مسیح کا اپنی اُس حالت میں ہوکر برداشت کرنا اُن کی برداشت کے برابر نہیں ٹھہرتا جن کو ویسا اختیار و قدرت نہ تھی اور صرف ایمان سے جانتے تھے کہ ان کی زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے (قلس ۳: ۳) اور ان کی واقعی برداشت کا حال دیکھو ۲ قر ۶: ۴ - ۱۰ "ہم آپ کو ہر ایک بات میں خدا کے خادم کی طرح ظاہر کرتے ہیں بڑی برداشت سے مصیبتوں سے احتیاجوں سے تنگیوں سے۔ کوڑے کھانے سے۔ قید سے" وغیرہ۔ اسی سے ظاہر ہے کہ بہتیروں نے اِس حکم کے موافق عمل کیا اور بڑھکر کیا اور یہہ سب فخر اور تعریف مسیح خداوند کے نام کو ہے جس کی روح کی مدد سے ایسا ہوتا رہا اور اب بھی ہوتا ہے +

(۳) یہہ حکم خود حفاظتی کا دشمن نہیں ہے۔ خود حفاظتی کی کئی صورتیں انجیل مقدس میں فرمائی گئی ہیں جن میں سے پہلی صورت وہ ہے جو متی ۵: ۳۸ - ۴۲ میں مامور ہوئی ہے۔ جن میں خود بدلا لینے کو روکنے کے لئے دو اصول ٹھہرائے گئے ہیں۔ ۱ اوّل یہہ کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ اُس سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ تاکہ تم ظلم سہنے سے بچو اور وہ ظلم کرنے سے بچے۔ اور داؤد کی طرح خدا سے دعا مانگنی چاہئے کہ "اے خداوند شریر انسان سے مجھکو رہائی دے۔ ظالم آدمیوں سے مجھے بچا رکھ" (زبور ۱۴۰: ۱)۔ دوم یہہ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں جیسے کہ گال پر تھپڑ کھانا یا کپڑے چھنوانا یا بیگار پکڑے جانا وغیرہ بدلا لینے کے محل نہ سمجھے جاویں۔ ایسی حالتوں میں برداشت کرنا فرض ہے یاد رہے کہ خداوند اس حکم میں اُن حالتوں کو شامل نہیں کرتا ہے جن میں جان یا مال خطرے میں ڈالے جاویں جس سے ظاہر ہے کہ ایسی حالتوں میں خود حفاظتی کے دوسرے طریق عمل میں لائے جاویں +

دوسری صورت یہہ ہے کہ اگر ناحق الزام لگایا جاتا ہے تو خود حفاظتی کے لئے جوابدہی کرنی چاہئے۔ خداوند مسیح اور اُس کے رسولوں نے ایسا ہی کیا اور مقدس لوگ



عموماً ایسا کرتے ہیں۔ دیکھو خاصکر یوحنا ۱۸: ۲۲ و ۲۳-اور اعمال ۲۳: ۱-۵ اس سے بہتر طریق ہو جو خدا کے لوگ عمل میں لاتے رہے ہیں دیکھو ۱- پطرس ۲: ۱۲ اور متی ۵: ۱۶-

تیسری صورت خود حفاظتی کی یہہ ہو کہ جس حال کہ کسی انسان کا حق نہیں کہ دوسرے کی جان و مال کو خطرے میں ڈالے اور جس حال کہ مسیح خداوند کے احکام میں وہ اصول موضوع کئے گئے ہیں جو چھہ حکموں کے تجاوز کی رغبت کو دل میں سے اُکھاڑیں جو کسی قسم کی رسمیات ادا کرنے سے دور نہیں ہو سکتی اور نہ یہہ کہ اُن حکموں کے زور کو یا انکی تجاوز کی سزا کو موقوف کر دیا ہو ہرگز نہیں۔ بلکہ اُن کو قایم رکھا ہو۔ تو یہہ صورت خود حفاظتی کے لئے سالم گنجایش دیتی ہو۔ لہذا جو لوگ ظلم اور شرارت سے باز نہ آویں اور اُن سلیم ذریعوں کی قدر و پروا نہ کریں جو خداوند نے باہمی راستی اور سلامتی کے لئے فرمائے ہیں تو وہ لوگ واجبی بدلا پاویں۔ اور چونکہ ایسی حالتیں ہیں کہ مظلوم کمزوری یا اور سبب سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا تو اُن حالتوں میں ہمسایوں اور حکومت کا دخل درکار ہو۔ اُن کی طرف رجوع کرنا واجب ہو۔ چنانچہ

چوتھی صورت مظلوم کی حفاظت کے لئے یہہ ہو کہ دُنیا میں حکومتیں خدا کی طرف سے قایم کی گئی ہیں۔ جو ظالم کو بدلا دینے کے لئے مقرر ہیں۔ روم ۱۳: ۱-۴ بادشاہوں اور حاکموں کو چاہئے کہ ہر رعیت کے حال سے واقف رہیں تاکہ ظلم کی ہر نوبت کو بخوبی روک سکیں۔ افسوس اُن بادشاہوں اور حاکموں پر جو اپنا منصب نہیں پہچانتے اور رعیت میں ظلم ہونے دیتے ہیں۔ اصل یہی چاہئے کہ ظالم سے انتقام حکومت ہی لیوے نہ کہ ہر ایک آدمی عدالت کو اپنے ہاتھ میں لیوے۔ قانون برداشت کا یہی منشا ہو۔

پانچویں صورت حفاظت کی خداوند تعالیٰ خود ہو۔ وہ آسمانی باپ ظالموں کی برداشت کرتا اور اُن کو پانی اور روشنی بخشتا ہو (آیت ۴۵) لیکن وہی" خداوند کہتا ہو کہ انتقام لینا میرا کام ہو میں ہی بدلا لونگا" (روم ۱۲: ۱۹) اور راستبازوں اور شریروں پر یوں نظر کرتا ہو جیسا لکھا ہو" خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر لگی ہیں اور اُس کے کان اُن کی منت پر۔ مگر خداوند کا چہرہ بدکاروں کا مخالف ہو" (۱ پطرس ۳: ۱۲)

یہہ پانچوں صورتیں خود حفاظتی اور ایکدوسرے کی حفاظت کے لئے ہیں۔ مناسب نہیں تھا کہ ایک تعلیم کو چاروں طرف ایسا کھینچا جاتا کہ اور باتیں انجیل مقدس میں نادر معلوم ہوویں۔ بھائی اندریاس کو اگر اس مختصر بیان سے تسلی ہو تو بہتر ورنہ پھر لکھیں کہ کیا کسر ہو اور جہاں تک خدا کے کلام اور تواریخ سے اس حکم کو سمجھنے میں میں مدد دے سکتا ہوں کسر نہ رکھوں گا +

والسلام

مسیح میں آپ کا خادم- جی ایل ٹھاکر داس

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم

گذارش بشرط نوازش- چند روز کا عرصہ گذرا کہ ایک کاپی آپکے اخبار صداقت آثار- نور افشاں گوہر فشاں کی حقیر کی نظر سے گذری + جس میں جناب عالی القاب کی طرف سے نامہ نگاروں کو اشتیاق دلایا گیا ہو۔ کہ مضامین بابت مولود شریف (شاہ شہیداں و سرور حبیباں محبوب مشیر وخدائے قدیر) کا تحریر کیا جاوے +

لاریب بادیہ پیمایان مراحل محبت و صحرا نوردان منازل مودت رہروان دشت اشتیاق و طے کنندگان جادۂ فراق مشاطۂ خامہ سے عروس سخن کو لعبد زیب و زینت حجلۂ بیان میں جلوہ آرا فرمائیں گے- پس میں کیا اور میری بضاعت کیا جو عرصۂ بیان میں اپنے اس توسن لنگ کو جولان کروں- کیونکہ- چہ نسبت خاک را بعالم پاک- پر بزرگوں کا قول ہو کہ ہمت مرداں مدد خدا یح شناہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا- جہاں صد ہا اسپ تیز گام- فصاحت و بلاغت میں کشادہ لجام میدان حمد و ثنا میں سرپٹ- بلکہ گٹ بٹ دوڑیں گے- اُمید ہو کہ ان کے گرد و غبار میں یہہ لنگڑی گدہی بھی نکل جائے- یاروں کا مضحکہ ہو جائے- اس بیچاری کا حوصلہ بڑہ جائے- کیا عجب کہ کسی چابک سوار کا دست شفقت اس کی پیٹھ پر پھر جائے- اور مثل بلعام کی گدہی کے اس کی زبان بھی ثنا الٰہی میں کھل جائے +

قدیم و عجیب

منظر پہلا- شاہنشاہ قدیم الایام کا باغ ارم کا بنانا- اس میں شاہزادی سنت صیحون کا رکھنا تحریرۂ داستان- مقلد واعظان جادو بیان- توسن سخن کو میدان بیان میں یوں دوگام کرتا ہو- کہ بیچ زمانہ لا انتہا کے ایک شہنشاہ جہاں پناہ- ملک فلک الافلاک پر ازل سے ابدتک تخت نشین ہو اس کی اور اُس کے ملک کی شان اور شوکت کا بیان کون کر سکتا ہو- قدم رکھ سکے بشر کی کیا جان ہو- فرشتوں کی واں عقل حیران ہو- کسی کو جو اُس نے اپنی مہربانی اور شفقت سے اُس کا جمال دکھایا تو وہ یوں کہتے ہیں کہ وہ باتیں نہ انسان نے آنکھوں سے دیکھیں نہ کانوں سے سنیں اور نہ زبان کو طاقت بیان ہو پر اس کے ایک ایلچی کی زبانی جو عرصہ گذرا عالم فنا میں تھا- یوں معلوم ہوا- وہ کہتا ہو- میں یہاں تک دیکھتا رہا- کہ کرسیاں رکھی گئیں- قدیم الایام بیٹھ گیا- اُس کا لباس برف سے سفید تھا اور اس کے سر کا بال صاف ستھری اون کی مانند اور اُس کا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا- اور اُس کے پہیے خالص آگ کی مانند تھے- ایک آتشی سیلاب بہہ رہا حو اُس کے آگے سے نکلتا تھا- ہزاروں فرشتگان اس کی

خدمت میں تھے اور لاکھوں لاکھ اُس کے آگے کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور ایک قاصد کی یہہ گواہی ہے۔ کہ کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر تخت دھرا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے وہ دیکھنے میں سنگِ یشم اور عقیق سا تھا۔ اور ایک دھنک جو دیکھنے میں زمرد سی تھی۔ اُس تخت کے گرد تھی اور اس تخت کے اردگرد ۲۴ تخت تھے۔ اور اُن تختوں پر میں نے ۲۴ بزرگ سفید پوشاک پہنے اور اُنکے سروں پر سونے کے تاج تھے۔ اور بجلی اور گرج اور آوازیں اس تخت سے نکلتی تھیں۔ اور وہ یوں بھی کہتا ہے کہ میں نے نگاہ کی اور دیکھا کہ بہت سے فرشتوں کی آوازیں جن کا شمار لاکھوں لاکھ اور ہزاروں ہزار ہے۔ یوں کہتے سُنا کہ قدرت اور دولت۔ حکمت اور طاقت۔ عزت اور جلال۔ اور برکت سب اُسیکو ہے۔ اس کے بھیدوں کے مختار کاروں کی زبانی یہہ بھی تحقیق ہو چکا ہے۔ کہ اس شہنشاہِ کل کا ایک فرزندِ ارجمند بھی ہے جس کا نام عمانوئیل ہے۔ تحقیق ہے کہ یہہ بادشاہ کا ازلی اور اکلوتا فرزند ہے۔ جس کے واسطے کلمۂ لولاک کہا ہے۔ اس شاہزادے کی حسن اور خوبی۔ اس کے اوصاف حمیدہ اور خصایل پسندیدہ کا بیان بالکل نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط اتنا کہنا ذی عقل کے واسطے کافی ہے۔ کہ وہ باپ کا بہت ہی چہیتا بیٹا اور لاڈلا فرزند ہے۔ اور اُس کی تمام میراث ارضی و سماوی کا وہی وارث ہے۔ سب چیزیں اس سے اور اس کے واسطے پیدا ہوئیں۔ ؎ ثنا میں پسرزوں کے کہو تحریر کیا کیجے + اور اُس کی حسن و خوبی کی کہو تحریر کیا کیجے + مسیحا مہ آفتاب کرم ہے۔ شہِ کشورِ افتخار و حشم ہے + صفت کی قلم کو کہاں تاب و طاقت لکھوں جس قدر کم سے کم ہے +

عرصہ بعید ہوا کہ اس شاہ جہان نے اپنے اس اکلوتے فرزند کی خوشنودی کے واسطے عالم بقا سے بہت دور عالم فنا میں ایک قطعہ زمین کو جو عرصہ دراز سے ویران اور سنسان پڑی تھی۔ اور تاریکی اس پر چھا رہی تھی۔ لیکر ایک باغ بنایا پہلے اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک شامیانہ تانا اور اس کو بہت سے انوار سے منور فرمایا۔ یعنے اس کو سورج چاند اور ستاروں اور سیاروں سے زیب و زینت بخشی۔ اکثر علما نے گمان کیا ہے کہ یہہ انوار نہ فقط آگ نور ہیں۔ بلکہ طرح بطرح کے مخلوقات سے معمور ہیں۔ بعد ازاں اس قطع زمین کو۔ حیوانات۔ نباتات جمادات۔ معدنیات سے آراستہ و پیراستہ کر کے اس کو ایک چمن بے نظیر و گلشن دلپذیر بنا دیا اور شاہزادی بنت صیحون کو اُس میں رونق افروز کیا + اس شاہزادی کے حسب و نسب کی بابت کوئی تحقیق نہیں کہہ سکتا بعض کا گمان ہے۔ کہ یہہ خاص بادشاہ ہی کی نسل سے ہے خیر جو ہو سو ہو پھر اس میں شک نہیں۔ کہ یہہ قدیم الایام کی بہت ہی عزیزہ تھی۔ خصوصاً شاہزادہ والا تبار کے ساتھ اس کا عشق بے بیان تھا۔ (میری خوشنودی بنی آدم کے ساتھ تھی) اس کا عشق شاہزادی کے ساتھ پاک اور بے عیب اور روحانی ہے۔ اور وہ ذیل کے الفاظ سے عیاں ہوتا ہے۔ اے تو جو عورتوں کے درمیان نہایت شکیل ہے۔ دیکھ تو خوش منظر ہے +

اے میری جانی دیکھ تو خوشرو ہے + تو کبوتر چشم ہے + جیسے کہ سوسن خاروں کے درمیان ہے ویسے میری جانی بیٹیوں کے درمیان ہے + اے یروسلم کی بیٹیو میں غزالوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم تمہیں دیتا ہوں کہ تم میری پیاری کو نہ جگاؤ۔ جب تک کہ وہ اُٹھنے نہ چاہے۔ یہہ شاہزادی حسن اور خوبی میں بے نظیر بادشاہ کی دلپذیر تھی۔ اس کے نام بادشاہ کے ایک خط میں یوں لکھا ہے۔ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں۔ ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہو کر تیرے دہنے ہاتھ کھڑی ہے۔ اے بیٹی سُن اور سوچ۔ اور اپنے کان ادھر دھر۔ اور اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گھر کو بھول جا تا کہ بادشاہ تیرے جمال کا نپٹ مشتاق ہو۔ وہ تیرا خداوند ہے۔ تو اُسے سجدہ کر۔ قوم کے دولتمند تیری خوش آمد کریں گے۔

شاہزادی گھر کے اندر جلوہ گر ہے۔ اُس کا لباس سراسر تاش کا ہے۔ وہ سوزنی کپڑے پہن کر بادشاہ کے پاس لائی جاتی ہے شاہزادی کی محبت کے بارے میں ایکدفعہ میرے سُننے میں یوں آیا کہ شاہزادی جذبۂ اُلفت سے یوں کہتی تھی۔ مقولہ۔ اس نے میری فریاد سُنکر کہا۔ تیری سلامتی ہو۔ اُس نے اپنے رومال سے میرے آنسو پونچھے۔ اور مجھے سنہلی اور روپہلی پوشاک پہنائی۔ اس نے میرے گلے میں زنجیر اور میرے کانوں میں بالیاں پہنائیں۔ اور ایک تاج میرے سر پر رکھ دیا۔ اور میرا ہاتھ پکڑکر مجھے کہا کہ میرے پیچھے پیچھے چلی آ۔ غرض میں چلتے چلتے ایک سُنہلے پھاٹک پر پہنچی اس نے اُس کو کھٹکھٹایا۔ اور اندر والوں نے دروازہ کھول دیا۔ اور میں اُس کے ساتھ چلی چلی ایک تخت کے پاس آئی۔ وہ جگہہ مجھے روشن ملکہ آفتاب سے بھی روشن نظر آئی ۔ اس شاہزادی کو خوش کرنے اور دل بہلانے کو خوصیں اور سہیلیاں بھی چھوڑی گئیں تھیں۔ (دینداری۔ اُلفت۔ دانائی۔ عصمت۔ حیا۔ خوش گفتار وغیرہ وغیرہ +

غرضیکہ یہہ رشک قمر۔ شب و روز اپنے خداوند کی صحبت اُلفت اور فرمانبرداری میں۔ خوش گذران کرتی تھی دن عید اور رات شبرات تھی۔ تمام مخلوقات زیرسایہ اس پاکدامن شاہزادی کے بہ امن و امان خوش گذران تھے +

منظر دُوسرا۔ ایک دیو کا یہہ منظر کا بشکل اژدر باغ میں آنا۔ شاہزادی کا حال زار۔ اور باغ ارم میں خزاں ∴ پلا جلد ساقی مجھے بھر کے جام + کہ ہے چرخ بھی درپۂ انتقام + یہہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہیں + کسی کا اسے وصل بھاتا نہیں + یہہ ہے دشمنِ وصل۔ و دلسوز ہجر +



کرے ہر شب وصل کو روز ہجر +

القصہ جب شاہزادی باکمال نہایت حسین اور صاحب جمال اپنے شاہزادے بے مثال کے وصال پر جمال کا جام بھر بھر کر پی رہی تھی اچانک اس فلکِ کج رفتار ناہنجار کی نگاہ انپر جو پڑی ایک پل کل نہ پڑی ع۔ نہ آیا اور کچھ مجھکو۔ اگر آیا تو یہہ آیا۔ گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجراں کا +

کیا ہوا کہ اچانک ایک اژدہا۔ یعنے ایک دیو غیر مشکل اژدہا۔ دہان برآمد ہوا۔

ضرور ہے کہ میں کچھ کیفیت اس شاہ ملک ہلاکت کی بھی بیان کروں۔ اس کی بابت یوں سُننے میں آیا کہ یہہ پہلے قدیم الایام کے ملازموں میں سے تھا۔ اور بڑے بلند درجہ پر سرفراز تھا۔ اور نہ فقط یہہ بلکہ اس کو اپنے سب سے بڑے صوبہ پر حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کا خطاب ظہرہ بن سحر تھا اور اس کا عہدہ نہایت ہی سعادت مند تھا۔ جس کے باعث وہ بڑا جلال والا اور جلوہ گر ہوا۔ اور اگر اس کا دل بے صبر نہ ہوتا اور جہنم کی مانند گہرا نہ ہوتا۔ تو ضرور اس کا ظہرہ جبین دل اُس سے سیر ہوجاتا پس اپنے تئیں اس قدر کی بلندی اور بزرگی پر ممتاز دیکھ کر اور اس سے بھی زیادہ اقتدار کا خواہشمند جانکر اُس نے یہہ سوچا کہیں کس طرح اپنے تئیں سبھوں کا مختار بناؤں۔ اور القادر کے اوپر اپنا اختیار غالب رکھوں۔ اس تمنا میں اس نے پہلے اپنے دل سے مشورت کی۔ بعد ازاں اپنے چند ساتھیوں کو اپنا ارادہ اور دل کا مطلب بیان کیا۔ اور وہ متفق ہوئے الغرض یہہ تجویز ٹھہری کہ القادر کے اکلوتے کو جان سے ماریں۔ تاکہ اس کی میراث لے لیں۔ القصہ بغاوت برپا ہوئی۔ وقت اور نشانیاں مقرر ہوئیں۔ پر چونکہ بادشاہ اس کا بیٹا عالم الغیب ہے۔ غیر ممکن تھا کہ کوئی ماجرہ ان کے ملک میں ہو اور اُن کو خبر نہ ہو۔ اور چونکہ بادشاہ اپنے اس اکلوتے فرزند کو زیادہ از حد پیار کرتا تھا۔ وہ اس شرارت کی۔ برداشت نہ کر سکا۔ اس لئے اس نے عین وقت پر جبکہ وہ اپنا پہلا قدم اُٹھا رہے تھے۔ ان کو پکڑ لیا۔ اور اس بغاوت اور خوفناک سرکشی۔ اور کنا ناپھوسی کے سبب جو اُنہوں نے کی تھی۔ اور جس میں وہ ابھی قدم مار چکے تھے۔ ملزم ٹھہرا کر۔ ساری امانت اور نعمت۔ اور بزرگی اور حق کے عہدوں سے موقوف کردیا۔ پھر دربار سے خارج کرکے ان کو ہیبت ناک غاروں میں ڈالدیا۔ گویا کہ انہیں ابدی سزا کی زنجیروں سے ایسا جکڑا کہ جہان وہ ان کی طرف سے۔ کسی طرح کی مہربانی کی اُمید نہ رکھیں +

قصہ کوتاہ یہہ منحوس اس باغ میں آیا۔ اس کی شکل اور حالت بہت ہی مہیب تھی۔ اس کی کھال پر مچھلی کے چھلکے تھے۔ اور پنکھ اژدہے کے سے۔ اور پاؤں پہاڑ کی مانند تھے اور اس کے پیٹ سے آگ اور دھواں نکلتا تھا۔ اور اس کا منہہ قبر کی مانند تھا +

سو جوں ہی یہہ مردود اس باغ میں گھسا توں ہی آناً فاناً اس باغ کی بہار خزاں سے مبدل ہوگئی۔ اس کی زہریلہ سانس سے تمام باغ اور چمن ایکدم میں جھلس گئے۔ ایکدم میں اس کی ساری خوبصورتی جاتی رہی۔ تمام پھل پھول بیل بوٹے۔ سیاہ پڑگئے۔ وہ چمن جس میں طرح طرح کے پرند اور بلبل ہزار داستان چہچہا رہے تھے۔ آن کی آن میں ایک صحرائے لق و دق اور ایک ہو کا میدان بن گیا۔ سلامتی جاتی رہی۔ پھول جھڑ گئے۔ پھل گر گئے۔ درخت سوکھ گئے۔ پتے بادِ سموم سے مرجھا گئے۔ بجائے خوش الحانی کے صدائے افسوس اور واویلا آنے لگی۔ اور اس ندی سے جو اُس کے شکم جہنم سے نکلتی تھی۔ وہ تمام ندیاں جو اس نازنین کو تازگی اور فرحت بخشتی تھیں اور جن سے حیوانات اور نباتات سرسبز اور شاداب ہوتے تھے۔ زہریلہ ہوگئیں۔ اور ان کی تاثیر سے وہ تمام حیوانات خونخوار اور اُس ملکہ کے دشمن بن گئے غرض اس طرح اس گلشن پر بہار کو پھونکتا اور جھلستا ہوا۔ یہہ نحوست کا سوار اور کرہ جہنم کا شعلہ ناپاک اُس نازنین ماہ جبین تک پہنچا۔ یوں گویا ہوا۔

مشفق ہوں تیرا ہر دم۔ میں ہر دم رفیق ہوں سچ جانیو تو دلبر میں تیرا شفیق ہوں۔ جوں ہی یہہ افریت اس معصومہ نازک اندام کی طرف پہنچا۔ اور اپنے پر طعن دہن سے شعلہ باری کرنے لگا۔ اس نے شاہزادی کی محبت شاہزادہ دلدادہ عاشقوں کی طرف سے کھینچ لی۔ لیکن چونکہ آتش۔ اور آب کا میل باعث ایکدوسرے کے نقصان کا ہوتا ہے۔ شاہزادی بہت ہی سخت بیمار ہوئی۔ اوّل تو اس افریت نے۔ ان خوبانِ فرشتہ خصال کو معزول کرکے موقوف کردیا۔ اور ان میں سے بہت کو ہلاک کردیا۔ اور ان کے بجائے۔ بی ڈرپوکنی۔ بی چشم بست۔ بی سنگدل۔ بی نادانی۔ بی یاریاش۔ بی جسم پرست بی شہوت۔ بی گندگی۔ بی بے صبری کو سماۃ مذکورہ کی خدمت کے واسطے مقرر اور ممتاز کیا +

اور اس کے تمام روحانی اور آسمانی لباس اور زیورات اُتار کر نفسانی زیورات نجاست کے عطر میں معطر کرکے پہنایا۔ یعنے خلخال۔ جالی۔ چاند۔ اور بڑے کھڑوے۔ باریک برقعہ اور تاج۔ پیکڑیاں۔ اور جھمکے۔ عطردان۔ تعویذ۔ انگوٹھیاں نتھنی۔ زربفت کی پشواز۔ کُرتی۔ دوپٹے۔ آرسی۔ دستار شال۔ چونکہ یہہ زیورات بباعث کثافت اور ناپاکی کے بہت بھاری تھے اور اس بدکردار نے ان کو اپنے ہاتھ سے چھوا تھا۔ اور اس کی سانس بھی شاہزادی کے دماغ میں سرایت کرگئی تھی۔ کیا ہوا کہ۔ تمام خوبصورتی نزاکت اور پاکدامنی کی خوشبو جاتی رہی اور بدبو اور سڑاہٹ پیدا ہوگئی۔ اور تمام بدن اس ناگہ دوناکی تاثیر سے سوزش اور ورم سے بھرگیا۔ اور سر کی چاندی سے لیکر پیر کے تلوے تک زخم اور سڑے ہوئے گھاؤ روز بروز اس بیچاری آفت کی ماری کا حال بہت ہی دردناک ہوتا گیا۔ کہ اس کی سڑاہٹ اور بدبو چاروں طرف کو نکل گئی۔ اور تمام عالم۔ اس عفونت سے بجز ملکہ عارضۂ ہلاکت میں مبتلا ہوا۔ +

منظر تیسرا - عزازیل کا آنا - اژدر کی گھبراہٹ - اور باغ ارم کی بہار بے خزاں -

شاگرد رشید یان بحر کی تقریر - وغواصان محیط تحریر - شاہدان شعلۂ الفت غریق لجۂ محبت اس گوہر آبدار سخن کو - سلک گفتار میں منسلک کرکے - یوں زیب گوش سامعین کرتا ہی - کہ جب شاہزادی ست جمعون - محبوبہ ومرغوبہ شاہزادہ عزازیل کا یہہ حال ہوا - تو وہ ہر وقت جگر پر درد سے یوں کہا کرتی تھی +

ای یار وفا پرور کدھر ہی + تجھے کچھ حال کی میرے خبر ہی - کہ مجھ پر آپڑی ہی سخت مشکل + نہیں ہوتا ہی حل اے عقدۂ دل بلائے ناگہانی میں ہوں گرفتار + ہوئی زندگانی مجھکو دشوار اگر منظور ہو میری رہائی + تو آکر جلد کر مشکل کشائی الٰہی ہجر سے چھوڑا دے + میرے دلدار کو مجھسے ملادے غم فرقت سے نہیں جینے کی آس + ہر اک صورت ہے اب مجھکو ہوئی یاس اگر ہو آج کی شب وصل جاناں + تو ہو درد وغم دوری کا درماں ملاقات اس سے اگر ہو جائے + تو جان مضطرب کو کچھ قرار آئے

اشعار ہائے پر درد زبان پر لاتی تھی - آہ وفغاں مچاتی تھی - کہ فلک کی بھی چھاتی پھٹتی جاتی تھی ع اشکوں سے میرے چرخ پر پانی کمر کمر جب باد صبا آتی تھی تو یہہ اس کے قدموں میں لپٹ جاتی اور یوں چلاتی تھی - ارے او باد صبا لیجا یوری پیغام ہمارا +

غرض جب یہہ حال پر ملال - شاہزادہ - دلدادہ کے گوش گذار ہوا - یہہ اشعار بلبل گلزار زبان پر لایا + روے گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد + حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد + ع میں وہ نہیں کہ کروں سیر بوستاں تنہا + بہشت ہو تو نہ منہہ کیجئے باغباں تنہا +

آہ سرد - رنگ زرد - چشم تر - بہت ہی مغموم بیٹھا تھا - کہ ایکدم میں تمام دار الخلافت میں ہل چل پڑگئی - خدمت گار جو ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ تھے - جن کو تیز پری کے واسطے چار چار اور چھہ چھہ پرلگے تھے - اُنہوں نے اپنے تاج اُتار کر پھینک دیئے - اور ایک آن تک - بڑی خاموشی ہوئی - ایسی خاموشی کہ جس کے بیان کرنے میں فاضل اجل کو اجل آئی - اور وقت تحریر قلم کی زبان جل آئی - فی الفور شاہزادہ بادل انگار اٹھا - اور قبلہ گاہ سے اس امر اہم میں مشورت چاہی اور منظوری پر تیاری جنگ اور سفر ملک فنا کی کرنے لگا - درخواست جو باپ سے کی سو یہہ ہی - کہ ای والد بزرگوار شہنشاہ ہر دو عالم - میری پیاری دلاری شاہزادی پر ایک آفت ناگہانی ٹوٹی ہی - اور اُس ملعون ظہرہ بن سحر نے جو کبھی یہاں سے نکالا گیا ہی ایک آفت برپا کی ہی - سو میں ضرور شاہزادی کے وطن میں جاؤں گا - اور اس موذی کو اُس کے کیفر کردار کی سزا اقرار واقعی دونگا - حاصل کلام جنگ کی تیاریاں شروع ہوئیں - اور جب تک وقت مقررہ آیا - شہزادے کی طرف سے برابر قاصد اور ایلچی ہر اک موقع کی خبر پہنچاتے رہے - اور شاہزادی کو وہاں کا مژدہ سناتے تھے - اگرچہ ان کو برابر اس موذی کیطرف سے بڑی سخت تکلیف اور ایذا پہنچتی رہی +

یہہ افریت پلید شب وروز اس ملکۂ دلفریب کے ساتھ شب وروز جشن جمشیدی اُڑاتا تھا - لگی کو بجھا رہا تھا - اپنی حفاظت کے واسطے اپنے شہر کے چاروں طرف چہار دیواریاں اور پھاٹکوں پر پیتل کے اڑنگے لگا رکھے تھے - اور بڑا چوکس رہتا تھا - ادھر - شاہ شہیداں کے ظہور جلیل کی ساعت سعید بھی آن پہنچی +

ایکدن اچانک اس بدروح کی شامت کھلائی یعنی شامت آئی - ایکدم سے کلیجہ دھڑکنے لگا - دل پھڑکنے لگا - ہاتھہ کا ست چھوٹنے لگا - حوصلہ کا دم ٹوٹنے لگا - کبھی اندر جاتا ہی کبھی باہر آتا ہی - کبھی لیٹتا ہی - کبھی بیٹھتا ہی - دیوار سے سر دھنتا ہی - کبھی ادھیڑتا ہی - کبھی بنتا ہی - جس چیز کو پکڑتا ہی ہاتھوں سے گر جاتی ہی - گھٹنوں کے جوڑ اکھڑ گئے - کمر ٹوٹ گئی - کونے کونے بھاگا پھرتا ہی - ہائے ہائے - وائے وائے - کا غل مچاتا ہی - اپنی سلطنت کے حکیموں کو بلاتا ہی - حال بتاتا ہی - نبض دکھلاتا ہی - کبھی گھبراتا ہوا کلیجہ پکڑے شاہزادی کے پاس جاتا ہی - وہ آگے سے چین بجبیں ہو کر یوں دھتکارتی ہی دور ہو سامنے سے جیسے نادان کہیں +

حکیم کہتے ہیں مرض لاعلاج ہی - موت کل یا آج ہی - سر میں پتھر گھس گیا ہی - جوتہ اور پیزار اس کی دوا ہی - جب دیو کا یہہ حال ہو رہا تھا - پریشانی تفرقہ وحشت میں جی کھو رہا تھا - میاں دہریہ بھی اس وقت دم سرد ہو رہا تھا - یہہ بھی عاری ہو رہا تھا زنادیہ بھی نادیہ بیل ہو رہا تھا +

زنگئے سے ایک آواز مہیب اس بدروح کی کان میں آئی بس اسکی موت آئی - مگر اوندھے منہہ اسکے تمام اہلکار رو بصفت ادھر اُدھر دوڑتے پھرے - غش کھا کھا زمین پر گرے +

مردہ سی آواز سے کہتا ہی - ہائے رے کیا ہوا - ارے کوئی اٹھو تو اٹھے کون تیرا باپ دیکھو تو - ارے دوڑیو - پھاٹکوں کو تو دیکھو - کیا دیکھتا ہی - اڑنگے ٹوٹ گئے - پہرہ داروں کے چھکے چھوٹ گئے - پھاٹک کھلے پڑے ہیں - دیکھتا دیکھتا ایک ہاتھہ سے سر - دوسرے سے کلیجہ تھامے ہوئے - جھروکے سے کیا دیکھتا ہی - فلک الافلاک کے پھاٹک کھلے پڑے ہیں - اور تمام عالم میں اس قدر روشنی ہی - کہ گویا لاکھوں آفتاب گوہر کی طرح زمین پر بچھ گئے ہیں - لاکھ لاکھ فرشتگان میں ور بربط لئے ہوئے اس آن اور بان چلے آتے ہیں - اور اس بلند آوازی اور خوش الحانی سے گاتے ہیں - کہ ستارے جھکے جاتے ہیں - پہاڑ رقص کر رہے ہیں - سمندر تال لگا رہے ہیں - زمین سکتہ کے عالم میں مگر شوق کی طرح ناچ رہی ہی +

ایک طرف گڈریوں کا غول بیٹھا ہی - اور گڈریے اُن کی پاسبانی کرتے تھے - کہ اچانک جو یہہ نور اُن کے گرد چمکا + آنکھوں میں چکا چوندائی مڑ گئے گھبرا گئے - کانپنے لگے - ایک ہجوم فرشتوں کا ان کے گرد جمع ہو کر ان کو تسلی دینے لگا مت ڈرو گھبراؤ مت - ہم تمہارے دوست ہیں - وفادار ہیں - غمخوار ہیں - خدمت گذار ہیں +

ست ڈرو ہم تمہارے واسطے ایک بڑی خوشی کی خبر لائے ہیں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی۔ کہ داؤد کے شہر میں تمہارے واسطے ایک نجات دینے والا پیدا ہوگا وہ مسیح خداوند ہے۔ جوں ہی لفظ مسیح کا پلید نے سنا کلیجہ پکڑ کر رہ گیا۔ ایک نعرہ مارا کہ تمام محل ہل گیا۔ ہائے ہائے عاقول آ گیا۔ ہائے مرا ہائے مرا۔ (جا جہنم سو رہی) اتنے میں تمام فلک الافلاک میں ایک دھوم مچی سارا لشکر فرشتگان کا زمین پر ٹوٹ پڑا۔ ایک طرف سے یہہ بھی دیکھنے میں آیا کہ پورب کی طرف سے ایک ستارہ آفتاب سے وہ چند چمکتا دمکتا ہوا چڑھا چلا آتا ہے اور اُس کے نیچے تین ساندنی سوار۔ نذرانوں کا پشتارہ پیٹھ سے لگائے سانڈنیوں کا دم بڑھائے چلے آتے ہیں + ایکدم میں وہ سارا جنگل پھر چمن بن گیا۔ باغ ارم پہلے سے بھی وہ چند رونق افزا ہوگیا۔ تمام درخت پھل و پھول کے زیورات سے آراستہ ہوکر اپنے خالق کی خوشی میں صف بستہ ہو گئے۔ اور مرغان خوش الحان چابجا چہچہا کرنے لگے صبا یہہ مژدہ سنا کر آئی۔ کہ فصلِ گل نو بہار آئی +

کہتی تھی عندلیب کہ باغ ارم جا + سرشاخِ گل پہ بیٹھ کریں چہچہا کروں

بس کر اسو خامہ بس کر۔ تو نے بہت ہمت کی اگر تیرا ہر رگ و ریشہ یک زبان ہو تو بھی اس شاہِ خوباں کی توصیف تجھ سے نہیں ہوگی پر وہ تو فقط تیری نیت دیکھتا ہے۔ یقین جان کہ وقتِ جلوس عدالت تجھکو اس کے قدموں کے پاس جگہہ ضرور مل جائیگی۔ جہاں میں ایک تو ہی نہیں ہے۔ اور بھی تیرے بڑے ہیں پیچھے اُچھل کیطرح مت تڑپ بہنے جان لیا کہ تو خداوند مسیح کی تولد شریف کا ذکر کر رہی ہے۔ باغ ارم یہہ دنیا ہے۔ شاہزادی کل بنی آدم اور خصوصاً کلیسیہ ہے بیشک تو سچ کہتی ہے۔ کہ شیطان نے بڑی خرابی برپا کی تھی۔ کل بنی آدم کو موت۔ دُکھہ مصیبت اور جہنم کے عذاب کا سزاوار بنا دیا۔ پر خداوند نے بہت ہی محبت کی اور انسان بن کر لعنتی موت کو سہا۔ اور ہمکو بچایا۔ پس ہر ایک مسیحی کو ضرور خوشی اور شکر گذاری لازم ہے۔ اب اڈیٹر صاحب کو سلام کرتا کہ تیری عرض منظور ہو۔ دیکھہ تو نہیں۔ گرجہ کا گھنٹہ بج رہا ہے۔ اور بہت سے مسیحی خاندان لڑکے اور لڑکیاں جوان اور بوڑھے۔ گرجہ گھر کے دروازے پر جمع ہیں۔ گیت اور بائبل ہر ایک کے ہاتھہ میں نظر آتی ہے۔ پادری صاحب ان کے درمیان یوں نظر آتے ہیں گویا چمن میں سرو سہی۔ گرجہ بھی خوب سجا ہے۔ پھول اور ہاروں سے گویا دُلہا بنا کھڑا ہے۔ اور جلد آؤ جلد آؤ پکار رہا ہے۔ ضرور مجھکو بلاتا ہے اور تو سب پہنچ گئے۔ اے پیاری قلم بس کر آرام کر۔ اب مجھے گرجہ جانے دے۔ اڈیٹر صاحب سلام میں جاتی ہوں۔ میری گستاخی معاف عرض منظور + تسلیم

الراقم

جان مینویل مبشر

از تھانیسر۔

نورافشاں کرسمس نمبر

مینجر صاحب نورافشاں کی دریا دلی میں کچھہ کلام ہے کیسا خوبصورت پرچہ نکالا۔ دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا۔ اُمید ہے کہ سب ناظرین اُس سے محظوظ ہوئے ہوں گے۔ اس میں اگر شکایت ہے تو نامہ نگاروں سے ہے۔ کیونکہ جن بزرگوں کے مضامین اس نمبر میں ہم دیکھنے کے مشتاق تھے۔ اُن میں سے ایک صاحب نے بھی قلم کو نہ ہلایا۔ ترستے کے ترستے ہی رہ گئے۔ اگر نورافشاں کو ترقی دینی ہے۔ تو مہربانی سے اڈیٹر کا ہاتھہ بٹایئے۔ اکیلا اڈیٹر کیا کر سکتا ہے۔ ظاہری خوبصورتی تو اچھی تھی۔ مزیدار تھی۔ مگر اندر سے پھیکا۔ بزرگوار مولانا سید ناصر علی صاحب۔ ڈاکٹر برخوردار خانصاحب ڈاکٹر ناصر صاحب۔ مسٹر ایل ایم رلیارام صاحب۔ مہینے میں ایک آدہ تو چھوٹا موٹا مضمون دیا کیجئے۔ لڑکوں کے ہاتھہ میں تو اخبار کو نہ چھوڑ دیجیے۔ اُمید کہ آپ بھائیوں کو سیراب کریں گے۔ اڈیٹر کا کیا ہے ایک آدہ مضمون لکھکر بلا گلے سے ٹال دیگا۔ باقی جو اُس کے پاس ہوگا۔ سو درج کر چھوڑیگا۔ آپ توجہ فرماویں +

راقم

میاں جی

میلاد شریف

میلاد شریف کی مبارک رات ۲۴ تاریخ تھی۔ میں اپنے بستر پر لیٹا تھا۔ ایکبجے ہوں گے۔ میرے عزیز بچے خوشیاں مناتے لیٹ گئے تھے کہ کل کرسمس ہے۔ میں بھی اپنے جی میں خوش تھا۔ کہ دفعتاً میرے دل سے یہہ فی البدیہہ مطلع نکلا۔ اور زبان سے بھی نکل گیا۔ مطلع

تم نے کیا آج مسیحیو تماشا دیکھا
مہربانی سے بتا دیجئے کیا کیا دیکھا

یہہ گویا میرے دل سے ایک سوال پیدا ہوا۔ وہیں دل میں مسیحیوں کی ایک جماعت آ موجود ہوئی۔ ان کے جواب نکلنے شروع ہوئے۔ میں پنسل لیکر بیٹھ گیا۔ فکر نے یہاں تک رسائی کی۔ کہ بغیر سوچنے اور دقت کے جواب میں مطلع ثانی مل گیا۔ میرا دل شادماں ہو گیا۔ حقیقی آسمانی خوشی نے خوب جلوہ دکھایا۔ میں اپنے احباب اور ناظرین نورافشاں کی خاطر وہ ذیل میں لکھتا ہوں +

جوابی مطلع ثانی

قدرت حق کا عجب ہم نے تماشا دیکھا
ابن آدم میں ہے دیدار خدا کا دیکھا
مریم پاک بطولہ کو سرا میں دیکھا
گود میں اُس کی ہے فرزند نرینہ دیکھا

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر جو کچھ دیکھا
ہم نے چرنی میں بلاریب وہ جلوہ دیکھا

نور سے جس کے یہہ روشن ہوا عالم سارا
ہم نے مریم کی اُسے گود میں لپٹا دیکھا

پوچھئے حضرت موسیٰ سے ہو شاہد اپنا
واقعی ہم نے مسیحا کو خدا سا دیکھا

جلوہ دیکھا تو وہیں کانپ گئے موسیٰ بھی
آج ہم نے ہو اُس کا رخ زیبا دیکھا

آج کوہ طور سے بڑھکر ہو مسیحی گرجا
ہم نے ہر ایک مسیحی کو ہو موسیٰ دیکھا

ذرہ سی بات پہ حیران تھی خلقت ساری
معجزہ موسیٰ کا جبکہ ید بیضا دیکھا

نور ایمان مسیحا کی ہیں ایسی کرنیں
دل سیاہکاروں کا ہم نے ہو چمکتا دیکھا

آسمان سے ہیں چلے آتے فرشتے لاکھوں
اپنے خالق کا جو اُنہوں نے اچنبا دیکھا

جس کے فرمان کے پابند فلک پر تھے وہ
اُس کو افلاک سے دنیا میں جو اُترا دیکھا

بھاگے آتے ہیں وہ احکام کے بندے سارے
اُن کا جنگل میں گڈریوں نے تماشا دیکھا

ابر رحمت کا ہوا جبکہ جہاں پر سایہ
تب سے بارش کی طرح فضل برستا دیکھا

آب حیوان سے ہیں سیراب سبھی سارے
اُس کے پہلو سے جو فوارہ نکلتا دیکھا

اُس کی آمد نے خزاں میں بھی دکھائی ہو بہار
گھاس کے پھول کو بھی رشک ہزارا دیکھا

شادماں ہوتے چلے آتے مجوسی دیکھو
ست پورب میں فلک پر جو ستارہ دیکھا

اُس کی آمد کی خوشی میں ہیں مسیحی شاداں
جا بجا ہم نے مسیحیوں کا جلسہ دیکھا

کیوں مسیحا کی مسیحائی کے نہ قایل ہوویں
مردہ واعظ کو ان آنکھوں نے ہو زندہ دیکھا

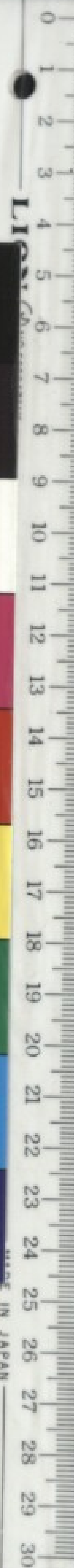
✳

واقعات و آئین زمانہ

سلطان روم اور انکی رعایا

لنڈن کے اخبار پال مال گزٹ نے ایک اشتہار کا ترجمہ شایع کیا جو کہ اتفاق و ترقی کی عثمانیہ کمیٹی کی طرف سے شایع ہوکر خفیہ طور پر قسطنطنیہ کی دیواروں پر چسپاں کیا گیا ہے۔ اشتہار ہذا میں اپنے ہموطن ترکی بھائیوں کو خطاب کر کے لکھا ہے کہ تمہارا ملک مر رہا ہے۔ یہہ صرف ایک شخص کی خوشی پر قربان ہو رہا ہے۔ ہمارا مال اور ہماری جانیں معرض خطر میں ہیں ظلم اور ستم سے ہماری ارضیات برباد کی گئی ہیں۔ گذشتہ جنگ سے کبھی آج تک رعایا کی کمر سیدھی نہیں ہونے پائی۔ بجائے اس کے کہ قوم کی حالت کو سدھارا جاتا اُس کو چاہ ذلالت میں رہنے دیا گیا اور جن اعلیٰ عزت و حیل کے لوگوں نے اس کے متعلق کوشش کی اُن کو قید یا جلاوطن یا قتل کر کے ٹھکانے لگایا گیا اور قوم کی نیکنامی کے دامن سفید کو کیچڑ سے سیاہ و غلیظ کیا گیا۔ وہ اُن سب کو قتل یا جلاوطن کرتا ہے جو سلطنت کی بہبودی اور رعایا کی آزادی اور حفاظت کے لئے یہہ چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ قایم کیجاوے اور انتظام اُصول پر لایا جاوے۔ ایک سلطان کی حکومت کبھی جائز نہیں ہو سکتی جو اس طریق پر خدا اور انسان دونوں کے قواعد کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جبکہ وہ سوائے اپنی ذات خاص کی بہبودی کے اور کسی کا خیال نہیں کرتا اور جو کہ سلطنت کی گاڑھی کمائی کے روپیہ میں سے چار کروڑ دو سال جاسوسوں اور خوشامدیوں کی پرورش پر صرف کرتا ہے۔ اے بھائیو کیا تم اب بھی اُن لوگوں کی متابعت کروگے جو ہمارے وطن کی زمین کے پرخچے اُڑا رہے ہیں؟ کیا تم اب بھی اُن کی اطاعت کروگے جو قوم کا خون چوس رہے ہیں؟ کیا تم اب بھی یہہ برداشت کروگے کہ جو لوگ ہمارے ملک کو پیار کرتے ہیں اور ہماری حالت کی درستی کی کوشش کرتے ہیں ان کو ذلیل کیا جاوے اور نابود کیا جاوے؟ ہر ایک آدمی اس سخت خوف کو دیکھ رہا ہے۔ انکو چھوڑکر جو ملک کی لوٹ پر موٹے تازے ہو رہے ہیں ہر ایک آدمی موجودہ گورنمنٹ کے خلاف چیخ رہا ہے۔ لیکن چونکہ ہم لوگوں میں باہم اتفاق نہیں ہے اس باعث ہماری حیثیں مثل قیدیوں کی آہ وزاری کے بیسود ہیں۔ آؤ ہم اتفاق کریں اور مصیبت اور مایوسی میں خاموش رہنے کو چھوڑیں۔ آؤ ہم بغیر لحاظ قوم یا فرقہ کے معزز اور مستقل مزاج عثمانیوں کی سوسائٹیاں قایم کریں۔ آؤ ہم مجبور کریں سلطان کو کہ وہ حیطہ قانون کے باہر کچھ نہ کر سکیں۔ اور تمام ہمارے کام قانون اور انصاف پر مبنی ہوں۔ یہہ ہمارے خیالات سے بالکل دور ہے کہ لوگوں کو بدعملی و خونریزی کی تحریک کریں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جوش مخالفت کو اُکسائیں۔ باہمی مخالفت کی پرورش پر ہی شخصی حکومت کی رونق ہے۔ جبتک یہہ باہمی مخالفت قایم رہیگی مظالم اور سختیوں کو لگام نہ دے سکیں گے۔ اگر ہم باہم متفق ہو جائیں تو کوئی ستم شعار گورنمنٹ قایم نہیں رہ سکتی۔ سپاہی جلاد نہیں ہیں اور وہ ہرگز اپنے ہموطنوں اور بھائیوں پر بندوقیں نہیں چلائیں گے۔ شخصی حکومت کا کوئی بھی ظالم بادشاہ خود اپنی رضا و رغبت سے اپنی رعایا کو آزادی نہیں دے گا۔ آزادی ہمارا حق ہے اور آؤ ہم اپنے حق کا مطالبہ کریں۔ آؤ ہم اس بات پر زور دیں کہ قابل اور ثابت قدم آدمیوں





کی جماعت فراہم کی جاوے اور قوم کے معاملات کی افسری پر ایک ایسا لایق اور ایماندار شخص مقرر کیا جاوے جس پر رعایا کا اعتبار اور اعزاز قایم ہو۔ اگر سلطان جو ہمارے ملک کے بیٹوں کی ایک مجلس کی امداد لینا یا مشورت مستناطلاف شان تصور کرتے ہیں ہماری درخواست کو جو کہ تمام اہل غرنیہ کی بہبودی اور اطمینان کی نظر سے کی جاتی ہے منسوخ کریں گے تو ہمکو اُس سخت دھبہ کے مٹانے کے لئے دوسری تدبیر کرنی چاہیئے جس سے ہماری قوم کا نام آلودہ ہوگیا ہے اتفاق اور استقلال اور جرأت ہماری خضر راہ ہوں ۔ (عام)

سرحدی معاملات

انگریزی اخبار نے ۔ سرحدی خبر شایع کی جو جلال آباد سے موصول ہوئی ہے اور جس کے رو سے افغانی جرنیل نے اہل کافرستان کو سخت دھوکہ دیکر مغلوب کیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غلام حیدر خان لنڈئی جو کہ افغانی ترکستان کی فوج کا کمانڈر نچیف ہے اس نے بدخشاں سے کوچ کیا اور بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا ارادہ کافرستان پر حملہ کرنے کا ہے ۔ کافروں نے اس حرکت کی خبر پاکر اور یہہ معلوم نکر کے کہ حملہ آور کون ہے جنرل غلام حیدر چرخی کمانڈر فوج اسمار سے امداد کی درخواست کی کہ حملہ آور فوج پسپا کیجاوے ۔ چنانچہ اسی خیال سے جنرل غلام حیدر چرخی کو کافرستان میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی لیکن جونہی یہہ مع فوج کے ملک کے اندر داخل ہوئے کافروں پر جنکو امداد کی اُمید تھی انکا حملہ کردیا اور اُن کے قلعے برباد کر ڈالے اور بہت سے دیہات چھین لئے ۔ اس فتح کی خوشی میں کابل اور جلال آباد میں اتواپ سلامی سر کی گئیں ۔ عام

تعلیم پنجاب کی رپورٹ

پنجاب کی رپورٹ سررشتہ تعلیم بابت سال گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۵-۱۸۹۴ء کے سرکاری سال میں صوبہ ہذا میں ۸،۴۲ سکول و کالج تھے اور ان میں ۲ لاکھ ۵۸ ہزار ۷،۹۱ طلبہ تعلیم پاتے تھے ۔ سال ماسبق کے مقابلہ میں طلبہ بقدر ۳ ہزار گھٹ گئے اور مدارس بقدر ۷۰۰ کم ہوئے یہہ کمی زیادہ تر برائے نام ہے اور پرائیویٹ تعلیم گاہوں اور خاصکر قرآنی سکولوں سے متعلق ہے جہاں نوک زبان یاد کرایا جاتا ہے ۔ سرکاری سکولوں میں اور اُن کے طلبہ کی تعداد میں بمقابلہ سال ماسبق ترقی ہے ۔ یہہ نتایج کسی قدر فرضی ہیں کیونکہ ۶۶۵ مدارس جو قبل ازیں پرائیویٹ کہلاتے تھے پبلک پرائمری سکولوں کی فہرست میں منتقل کئے گئے ہیں جن کو امتحان کے مطابق امداد دیجاتی ہے ۔ اس قسم کی مد کل ۸۶۲ مدارس زیر اہتمام پرائیویٹ کو دیجاتی ہے جس میں ۳۴ ہزار لڑکے تعلیم پاتے ہیں ۔ سکول جانے کی عمر کے تمام لڑکوں میں قریب ۱۴ فی صدی تعلیم پاتے ہیں اور لڑکیوں میں صرف ۷،۱ فی صدی تعلیم پاتی ہیں ۔ رپورٹ کے فقرہ ۱۰ سے پایا جاتا ہے سکولوں میں ہندوؤں کی نسبت مسلمان بچے زیادہ داخل ہیں لیکن ان میں دو تہائی سے زیادہ طلبہ تعلیمی نظر سے مشتبہ قابلیت کے پرائیویٹ مدارس میں جاتے ہیں ۔ پانچ سال گذشتہ کے مقابلہ میں تعلیم پنجاب کے اخراجات میں ترقی بقدر ساڑھے تین لاکھ ہوئی ۔ لیکن سال ماسبق کے مقابلہ میں کمی بقدر زاید از ایک لاکھ تھی ۔ ٹھیک رقم جو سال ہذا میں تعلیم پر صرف کی گئی ۲۷ لاکھ ، ہزار ۴۳۰ روپیہ تھی ۔ اس میں سے ۸ لاکھ کا خرچ بطور انڈائرکٹ تھا جو وظایف اور تعمیرات سے متعلق ہے ۔ باقی روپیہ براہ راست تعلیم پر خرچ کیا گیا ۔ کل خرچ کا ایک ثلث صوبہ کے اور شاہی خزانوں سے تھا ۔ شاہی خزانہ سے جو روپیہ دیا گیا بمقابلہ صوبہ کے خزانہ کے بقدر ۵ فی صدی کمتر تھا کل رقم خرچ میں ڈسٹرکٹ فنڈز نے ۲۲،۵ فی صدی ادا کیا اور میونسپل فنڈ نے ۱۲،۴ فی صدی دیا ہے ۔ فیسوں سے آمدنی ہوئی وہ بقدر ۵ لاکھ ۱۹ ہزار ۴ ۷۹ روپیہ تھی یعنی کل اخراجات کا ۲۱،۳ فی صدی اس سے ظاہر ہے کہ فیسوں کی آمدنی میں ۲ لاکھ سالانہ کا اضافہ ہوا ہے اور اس واقعہ سے دجیسا کہ صاحب انسپکٹر بہادر حلقہ راولپنڈی نے بھی فرمایا ہے) اور نیز بے امداد کے مدارس کے اجرا سے صاف ظاہر ہے کہ تعلیم کے معاملہ میں اہل ملک اپنی مدد آپ کرنے کے سبق کو سرعت سے سیکھ رہے ہیں ۔ سال ہذا میں ۷۰ طلبہ نے بمقابلہ سال ماسبق کے ۱۲۶ طلبہ کے ڈگریاں حاصل کیں ۔ پانچ سال اُدھر اُن کی تعداد ٹھیک ۸۰ تھی ۔ ملکی سرمایہ سے ہر ایک میڈیکل سٹوڈنٹ پر اوسط خرچ سال ہذا میں ۳۵۳ روپیہ ۸ پائی تھا ۔ یہہ بہت بھاری خرچ ہے ۔ بہرحال آرٹ کے طلبہ کے اخراجات کے بوجھ میں معقول کمی وقوع ہوئی ہے (عام)

پامیر کمیشن کا معاہدہ

پامیر کمیشن کی حدبندی کے کام کو ختم کرکے کرنل جرارڈ صاحب جونہی لنڈن میں آئے کہ اخباروں کے قایمقاموں نے اُن سے ملاقاتیں کرکے حالات شایع کرنے شروع کردیئے کرنل صاحب کے خیالات دربارہ کامیابی حدبندی اس سے پہلے درج اخبار کرچکے ہیں ۔ کرنل صاحب نے بتلادیا ہے کہ پامیر کا سوال ہمیشہ کے لئے مرگیا ہے اور اس سے متعلق آیندہ کسی اندیشہ کا احتمال تک نہیں ہے ۔ اُنہوں نے دکھلایا ہے کہ اپر آکسس کے شمالی خطہ ممسک میں بے توفیق میں فوج کا رکھنا کس قدر سخت مشکل ہے اور وہ اس خیال کو محض ایک دیوانہ پن تصور کرتے ہیں کہ اس نواح میں کوئی عظیم فوج مقیم رہ سکتی ہے ۔ پہلے دریائے مرغابی پر روسیوں کے ایک سو سپاہی رہتے تھے ۔ اب ان کی تعداد بقدر نصف کے گھٹائی گئی ۔ اور ان پچاس سپاہیوں کے رکھنے میں پندرہ ہزار پونڈ سالانہ خرچ پڑتا ہے یعنے دو لاکھ روپیہ کیونکہ تمام سامان رسد وغیرہ تک فرغانہ ایسے دور ملک سے اونٹوں اور خچروں کی پیٹھ پر لانا پڑتا ہے ۔ عام

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پچھلے سال پنجاب میں مدارس کی تعداد ۲۰۲۰۸ تھی جن میں ۲۵۸۷۶۱ طلبہ پڑھتے تھے +

پچھلے سال رشتہ تعلیم پنجاب پر پونے ۲۸ لاکھ صرف ہوا فیسوں سے کل آمدنی ۹۱۲۹۴ روپے تھی +

وزیر ہند نے ولایتی کارخانہ داران پارچہ کو بہت تشفی بخش جواب عنایت فرمایا ہے +

سردار نصراللہ خاں ۱۵ کو داخل کابل ہوئے فوج و روسائے بیرون شہر تک استقبال کیا +

گھوڑ دوڑ کلکتہ میں وائسرائے کے پیالہ کا انعام مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جیتا ہے +

کشمیر میں جاڑا بعید سخت ہے نالے یخ بستہ ہیں لیکن برفباری کی قلت ہے +

سر جان لینگ صاحب ممبر پارلیمنٹ ہیں بطور سیر ہند میں آئے اور کلکتہ میں آپہنچے +

بمبئی میں ہائی دین بائی صاحب نے ۱ لاکھ کے لئے ۱ لاکھ دیا ... فٹ سرکاری زمین خریدی +

قیمت فی فٹ ۴۰ روپیہ دیگئی ہے اور یہہ نرخ مروجہ کا نصف ہے ایک لاکھ ۴۰ ہزار دیا +

کلکتہ میں کیروسین کی کمی کا زور ترقی پر ہے تھوک فروش للعہ فی بکس لیتے ہیں +

ہفتہ مختتمہ چارشنبہ کو ۲ لاکھ ۴۰ ہزار کی چاندی سکوں کی ڈالکے لئے بمبئی میں آئی +

بمبئی میں اگر کل مکانوں میں نلکے لگائے جائیں تو میونسپل صرف ۱۰ لاکھ سے کم نہو گا +

اس کے متعلق باقی کام نالیاں وغیرہ پر ۳۰ لاکھ سے زیادہ علاوہ چاہئے جب کام درست ہوگا +

میونسپلٹی اس خرچ کو گوارا تو کریگی لیکن اسکا بوجھ مالکان مکان کو بھی لینا پڑے گا +

جھاجرا کے جنگل میں ایک گورکھا سپاہی شکار کو داخل ہوا لیکن خود شیر کا شکار ہوگیا +

۲۴ دسمبر کو قسطنطنیہ سے خبر آئی کہ ۱۹ کو ترکوں نے مفسدین دروز کو جنگ میں شکست دی +

سیواس طلبیس وارض روم میں اسسٹنٹ گورنر عیسائی مقرر کئے گئے ہیں +

انگلستان میں تحرک جاری ہے کہ ارمنیوں کے حق میں دست اندازی ضرور کرنی چاہئے +

اخبار ٹائمز نے لکھا کہ انگلستان اس بارہ میں تنہا کچھ بھی نہیں کرسکتا ہے +

کیوبا میں بغاوت بدستور جاری ہے مفسد سرغنہ نے مقام ہوانا پر حملہ کی ٹھانی ہے +

۲۵ دسمبر کی خبر ہے کہ جنرل کیمپوز نے نہایت تیزی سے حملہ کرکے مفسدوں کو شکست فاش دی +

مفسدوں کے ... آدمی قتل ہوئے سپین کا نقصان خفیف تھا۔ سرغنہ مفسدان مسمی گومز ہے +

ہوگلی ندی کلکتہ میں ہیشاؔ نام انگریزی جہاز جوٹ سے لدا تھا چٹان سے ٹکراکر پاش پاش ہوگیا +

معاملہ وِنزوِلہ سے متعلق امریکن اخباروں کا مخالفانہ رویہ اب بدلتا جاتا ہے +

یہہ اخبار پہلے انگلستان کی نسبت دشمنی ظاہر کرتے تھے اب کہتے ہیں کہ دوستی رکھنا لازم ہے +

تمام اضلاع متحدہ کے گرجوں میں پادری لوگ دعائیں مانگتے ہیں کہ لڑائی سے بچاؤ +

بقول تازہ خبر کے اُمید کی جاتی ہے معاملہ وِنزوِلہ بالآخر انجام بہ مصالحت ہوگا +

پریسیڈنٹ کی کارروائی کی بدنامی ترقی پر ہے۔ فیصلہ معزز و پرامن کی اُمید واثق ہے +

اخبار نیویارک ورلڈ نے اس جھگڑہ سے متعلق حضور پرنس آف ویلز سے بھی رائے پوچھی ہے +

انہوں نے بھی لکھا کہ لڑائی نہ ہوگی اور قدیم و سرگرم دوستی آخر کو ضرور عود کریگی +

اسی اخبار نے مسٹر گلیڈسٹن سے بھی رائے پوچھی تھی جن کا جواب ہدیہ ناظرین کرچکے ہیں +

امریکا میں سونے کے ذخیرہ کے محفوظ رکھنے کی بیحد کوشش ہورہی ہے اور اس غرض سے مسودات قانون مرتب کئے جاتے ہیں +

شنبہ کے روز گلگت میں دربار عالیشان ہوگا۔ خلعت کا پارسل پہنچگیا تھا +

چترال و دروش میں جدید قلعے بنائے گئے ایسے مضبوط کہ اقوام ہزار بیکار سر ٹکرائیں +

کافرستان میں امیر حکومت جمائیں اس میں چترال کو واسطہ نہو گا بلکہ فائدہ ہوگا +

کافرستان مغربی میں چترال کے ہر عمدہ حکومت سے لوٹ و بردہ فروشی کا انسداد ہوگا +

سندھ میں امسال رقبہ زیر کاشت کپاس ۹۱۰۰۰ ایکڑ ہے سال ماسبق سے ۱۹ فی صدی کمتر +

جنوبی پنجاب ریلوے کے انتظامی دفاتر کا صدر مقام انبالہ میں قرار دیا گیا ہے +

سر مائیکل ہکس بیچ وزیر خزانہ برطانیہ نے معاملہ وِنزوِلہ پر برسٹل میں تقریر کی +

برٹش و امریکن ایک نسل سے ہیں اس کے معنے یہہ نہیں کہ دونوں میں لڑائی نہو +

بہرحال صاحب ممدوح نے کہا ہمکو یقین ہے کہ دونوں کے ملک جنگ کے خلاف و امن پسند ہیں +

مضامین مفید المبتدین

سچ کہنے کی دلیری

کہتے ہیں کہ ایک لڑکا ایک دن مدرسہ سے واپس آنے کے بعد گولے کو پھینک پھینک کر کھیل رہا تھا - اتفاقاً وہ گولا ایک پاس کی دوکان کے شیشہ دار دروازے پر جا لگا اور ایک بڑا شیشہ اُس کے صدمے سے ٹوٹ گیا۔ اُس نے یہہ نقصان ارادتاً تو نہیں کیا تھا مگر ڈر کا مارا وہاں سے بھاگ گیا - بھاگتے بھاگتے اُس کے دل میں خیال آیا کہ "میں کیوں ڈر کا مارا بھاگتا ہوں" میں نے تو یہہ حرکت جان بوجھ کے نہیں کی ہے - اتفاقیہ وہ گولا اُس شیشہ پر جا لگا اور وہ ٹوٹ گیا - اب میں واپس جاکر سچ ہی کہہ دونگا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا - صادق اللہ ایک دلیر لڑکا تھا - اُس نے اول سے آخر تک سچ کہہ دیا - کہا کہ وہ گولا جس سے میں کھیل رہا تھا میرے ہاتھ سے اُس طرف اچانک نکل گیا - جس طرف وہ شیشہ تھا - میرے دل میں اس سے بڑا رنج پیدا ہوا ہے - اگر میرے پاس نقدی ہوتی تو میں خوشی سے اُس شیشے کی قیمت دے دیتا - لیکن افسوس ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے - اگر میں اُس کے عوض میں کوئی کام کر سکتا ہوں تو میں بڑی خوشی سے جو آپ فرمائیں کرنے کو تیار ہوں مالک دوکان نے فیصلہ کیا کہ چارلی کچھ مدت تک دوکان سے خط وغیرہ لوگوں کے پاس لیجایا کرے اور ہر روز دوکان کو جھاڑا کرے اور صاف رکھا کرے اس کے صلہ میں ڈیڑہ ڈالر قریباً چار روپیہ ہفتہ چارلی کو دیا گیا اور چارلی بڑی چستی اور چالاکی سے اپنا کام کرتا رہا جب تک کہ قیمت شیشہ کی ادا ہوگی مالک دکان چارلی کے کام دیکھکر اُس سے بڑا خوش ہوگیا تھا اور اُس کی امانت داری اور محنت اور سچائی کے باعث اُس کو اس قدر پیار کرنے لگا کہ اُس سے جدا ہونا نہ چاہتا تھا - چنانچہ وقت مقررہ کے خاتمہ پر وہ چارلی کو اپنی دوکان پر لے گیا اور چارلی کو اپنے ہاں منشی کی اسامی دی اور معقول تنخواہ کر دی - ایک روز کا ذکر ہے کہ چارلی نے اپنی ماں سے کہا کہ "کیا ہی مبارک وہ دن تھا کہ میں نے اُس شیشہ کو توڑا"

ماں نے کہا میرے عزیز بچے یوں نہ کہو بلکہ یہہ کہو کہ کیا ہی مبارک وہ دلیری تھی جس نے تم کو آمادہ کیا کہ واپس جاکر سچ کہو اور واجب عوض دینے کو تیار ہو - بیشک لڑکو سچ کہنا سب سے بھلا اور فائدہ مند ہے *

سچ کہنے کے نتیجے

کہتے ہیں کہ ایک چھوٹا لڑکا تھا جس کا نام عبدالقادر تھا - اس لڑکے کو رات کے وقت ایک خواب آیا جس سے اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ مجھکو مناسب ہے کہ میں اپنے آپ کو خدا کی خدمت کے لئے دیدوں - اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اُس لڑکے نے ضروری سمجھا کہ مکہ کی زیارت کروں - چنانچہ اُس نے صبح اُٹھتے ہی اپنی ماں پر اپنا ارادہ ظاہر کیا - اُس کی ماں نے سُنتے ہی پہلے تو رونے لگی لیکن آخر کار راضی ہوئی اور کہنے لگی کہ تیرے اور تیرے بھائی کے لئے اسّی دینار باپ کی طرف سے ورثہ پہنچتا ہے سو میں اُس کو تقسیم کئے دیتی ہوں اور یہہ لے تجھکو ۴۰ دینار دیتی ہوں جو تیرا حق ہے - لیکن تو اب میرے روبرو وعدہ کر کہ جہاں کہیں تو جاویگا اور جو کچھ تجھ پر گذریگا تو کبھی کسی حالت میں جھوٹھ نہ بولے گا - عبدالقادر نے بڑی ایمانداری سے اس وعدہ کو قبول کیا - رخصت ہوتے وقت ماں نے کہا - خدا تیرا حافظ ہو اور پھر ہماری ملاقات کرا دے * لڑکے کا بیان ہے کہ میں نے سفر کرنا شروع کیا - کچھ دیر تو گذری لیکن ایک دن ہمارے کاروان پر سواروں کا ایک گروہ حملہ آور ہوا اور میرے تمام ساتھیوں کو خوب ہی لوٹا - آخر وہ مجھ تک بھی پہنچے - اُن میں سے ایک مجھ سے کہنے لگا لڑکے تیرے پاس کیا کچھ ہے - میں نے کہا چالیس دینار اور یہہ میرے کُرتے کے دامن میں سیئے ہوئے ہیں - یہہ شخص ہنسکر چلا گیا اُس نے خیال کیا کہ میں ٹھٹھول کرتا ہوں - دوسرا لٹیرا آیا اُس نے بھی وہی سوال کیا اور وہی جواب پاکر وہ بھی چلا گیا تب تو وہ مجھے سردار لٹیرے کے پاس لے گئے جو ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا تھا - جاتے ہی اُس نے مجھ سے پوچھا چھوکرے تیرے پاس کتنا مال ہے - میں نے جواب دیا کہ میں تو آگے ہی آپکے دو نوکروں سے کہہ چکا ہوں کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں اور کہ وہ میرے کُرتے کے دامن میں سیئے ہوئے ہیں - وہ یہہ جواب سُنکر بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ یار بتا تو سہی یہہ روپیہ جو اس قدر تو نے چھپا کر رکھا ہے تو اس کی بابت کیوں ایسا کھلم کھلا بتا دیا کرتا ہے میں نے کہا اس لئے کہ میں اپنی ماں سے وعدہ کر آیا ہوں کہ میں کبھی جھوٹھ نہ بولوں گا اور اب خواہ کچھ ہی ہو میں اس وعدے کو توڑ نہیں سکتا ہوں - لٹیرے نے کہا - او بہادر لڑکے - کیا تجھ میں اس چھوٹی عمر میں اپنے فرض کی ادائگی کی اس قدر فکر ہے اور میں اپنے فرض کی جو میں اللہ کی نسبت رکھتا ہوں کچھ بھی پرواہ نہیں ہے - اپنا ہاتھ مجھکو دے کہ میں بھی توبہ کی قسم کھاؤں - اُس کے ساتھیوں نے اپنے سردار کے اس حال کو دیکھکر اور گفتگو کو سُنکر اُس کی پیروی کی اور اپنے سردار لٹیرے سے کہنے لگے کہ برا کرتے ہوئے تو تو ہمارا سردار اور راہبر رہا ہے اب بھلائی کے کاموں میں ہماری رہبری کر اور ہم تیرے پیرو ہوں گے - دیکھئے اس بہادر لڑکے کی دلیری نے کیسا نمایاں اثر پیدا کیا اور ان لٹیروں کو بُرائی سے بچایا - لڑکو جو ایک لڑکا کر سکتا ہے کیا تم سب نہیں کر سکتے - اس نئے سال میں ہمت کی کمر باندھو اور ایسا ہی کرو *

شعر و سخن

غزل

مبارک مبارک مبارک مبارک ہو
مبارک بڑا دن ابد تک مبارک ہو
گڈریوں پہ میدان میں نور چمکا ہو
فرشتہ پکارے اچانک مبارک ہو
غریبی کی حالت میں پیدا ہوا ہو
ہو مریم کو یہ طفل خوردک مبارک
خدا باپ نے مفت بخشا ہے بیٹا
سلامت فروشندہ گاہک مبارک
جو لوبان و زر اور مُر نذر لائے ہو
ہزاروں میں ہو اگر صد لک مبارک
اٹھائی گنہگار کے بدلے لعنت
خداوند عیسیٰ ہو بے شک مبارک
ہوئے پھر سے پیدا مسیحا میں مِنّت
سلامت سلامت مبارک مبارک

غزل نوروز

نور افشاں کو نیا سال مبارک ہووے
ہر خریدار کو ہر حال مبارک ہووے
شاہزادی کے رعایا میں ہے صلح و امان
دولت و مال اور اقبال مبارک ہووے
ساتھ حکام کے ہوں شاد گورنر جنرل
عزت و حشمت و اجلال مبارک ہووے
ہو رعایا میں ترقی علوم اور فنون ہو
رزق کو انکے پر و بال مبارک ہووے
ہو خداوند مسیحا کی منادی ہمنت
دین عیسیٰ کو نیا سال مبارک ہووے

کمترین ناظم

دُعا کے ہفتے کے مضامین

اتوار	۵ جنوری ۱۸۹۶ء	وعظ یوحنا ۱۷ باب
پیر	۶ " "	توبہ اور شکرگذاری
منگل	۷ " "	کُل کلیسیا کے لئے
بدھ	۸ " "	قوموں اور انکے بادشاہوں کے لئے
جمعرات	۹ " "	غیر ملک کے مشنوں کے لئے
جمعہ	۱۰ " "	اپنے ملک کی مشنوں اور یہودیوں کے لئے
سنیچر	۱۱ " "	خاندانوں اور سکولوں کے لئے۔
اتوار	۱۲ " "	وعظ یسعیاہ ۲۶ باب ۴ و ۳ آیت۔

اشتہار

ایک انٹرنس پاس کردہ جو ابتدائی غیر امدادی مڈل کی اول و دوم جماعتوں کو تعلیم دینے کے قابل اور کچھ عرصہ کے بعد مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہو جانے کے لایق ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار بالفعل مبلغ ۱۳ روپیہ ہے +

ترقی تنخواہ۔ وقت اور ترقی مدرسہ پر موقوف ہے۔

درخواستیں معہ نقول اسناد جلد تر مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر

(ایلڈر) ہولاسی کارسپانڈنٹ مشن سکول پسرور کو
ضلع سیالکوٹ

التماس

ہم اپنے نامہ نگاروں کو بذریعہ اس التماس کے یاد دلاتے ہیں کہ اب مضامین کے بھیجنے میں دیری نکریں کیونکہ یہ امر روشن ہے کہ اڈیٹر اکیلا بلا مدد کارسپانڈنس اخبار کو رونق نہیں دے سکتا ہے نہ تو ایک خاص دینی خدمت ہے جو میرے سر داغ پر نامہ نگاروں کی کوشش و جانفشانی پر موقوف ہے بلکہ سچ پوچھو تو اخبار کی عمدگی و رونق اُس کے نامہ نگاروں پر موقوف ہے پس جب یہ حال ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اب لس اخبار کو بارونق دیکھکر خوش ہوتے ہیں تو مضامین کے بھیجنے میں توقف نفرمائیں +

نیز خریداران اخبار نور افشاں کو لازم ہے کہ کل بقایا ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء جلد بیباق کردیں و بابت ۱۸۹۶ء قیمت پیشگی ارسال فرماکر ممنون فرمائیں +

منی آرڈر منیجر اخبار نور افشاں کے نام ارسال کرنا چاہئے و مضامین و خط و کتابت اڈیٹر نور افشاں کے نام پر + اڈیٹر اخبار نور افشاں

لودیانہ

ہم بڑے افسوس سے لکھتے ہیں کہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۵ء کو شہزادہ نادر صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای نے وفات پائی۔ اور ۲۶ دسمبر کو آپ کا جنازہ سرہند کو روانہ ہوا شہر کے باہر تک تقریباً ۲ یا ۳ ہزار آدمی ہر قوم اور ملت کے جنازہ کے ساتھ گئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر افسران سرکاری و عمائد و رؤسا شہر ہمراہ تھے۔ شہزادہ نادر صاحب ۱۸۴۳ء میں اپنے والد شاہ شجاع والی کابل کے کچھ عرصہ بعد معہ دیگر لواحقین کابل سے لودیانہ میں تشریف لائے تھے ۱۸۹۰ء میں آنریری مجسٹریٹ اور سب رجسٹرار مقرر ہوئے تقریباً نو سال تک بعہدہ پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی لودیانہ ممتاز رہے۔ شہزادہ صاحب مرحوم نہایت ہی ہر دلعزیز تھے آپکی عمر ۷۰ سال کے قریب قریب تھی +

ایک اور افسوسناک واقعہ ۲۳ دسمبر گذرا۔ آنریری مجسٹریٹ رائے جگل کشور نے وفات پائی +

پادری ای۔ ایس۔ جی جونس صاحب منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں امرو کا کے اہتمام سے چھپا ہو